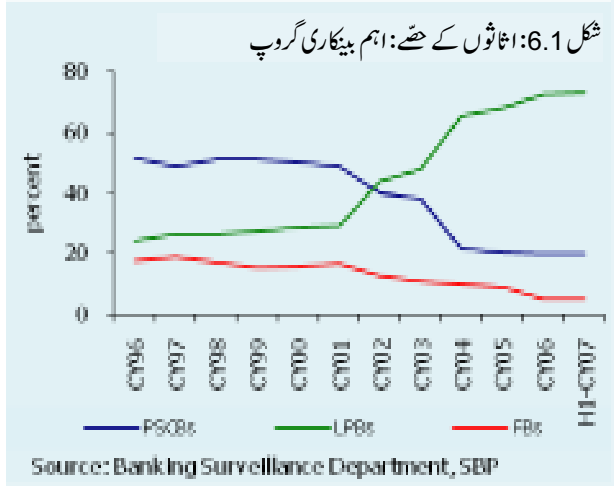


6.1 عمومی جائزہ

بینکاری نظام پاکستان میں مالکاری کا سب سے بڑا ذریعہ ہے جو ملک کی تیزی سے بھلتی پھولتی معیشت کی مالکاری ضروریات کو پورا کرنے میں مصروف ہے۔ 2006ء کے دوران بینکاری نظام کے قرضے 20 فیصد کی پائیدار شرح سے بڑھے، جبکہ گزشتہ دو برس میں ان کی سالانہ اوسط نمو 30 فیصد سے زائد رہی تھی۔ قرضوں کے معیار پر حالیہ برسوں میں کئی مثبت معاشی تبدیلیوں نے اثر ڈالا ہے، ان میں سب سے اہم جی ڈی پی میں حقیقی نمو ہے جو گزشتہ 5 سال سے اوسطاً 7 فیصد رہی ہے۔ بینکاری کے نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو مستحکم اقتصادی نمونے نا صرف قرضوں کی طلب کو بلند رکھا بلکہ قرض گیروں کی دوبارہ ادائیگی کی صلاحیت کو بھی بہتر بنایا۔ اثاثوں کے معیار کے روایتی اظہاریے (بشمول غیر ادا شدہ قرضوں اور قرضوں کی نسبت اور خالص غیر ادا شدہ قرضوں اور خالص قرضوں کی نسبت) خصوصاً 2006ء میں، نمایاں طور پر بہتر ہوئے ہیں۔ ایک لحاظ سے یہ اظہاریے قرضوں کی وسعت پذیری کی وجہ سے اثاثوں کے معیار کے بارے میں معمولی سی مبالغہ آرائی کا رجحان رکھتے ہیں۔ قرض کی مالیت میں گزشتہ تین برسوں میں 100 فیصد سے زائد کا اضافہ ہوا، جیسا کہ 2007ء کی پہلی ششماہی کے اعداد و شمار میں اثاثوں کی معمولی سی کمزوری سے بھی ظاہر ہے۔ تاہم اس تشویش کو شعبہ بینکاری کی خطرات کو جذب کرنے کی منسلکہ اضافی گنجائش کے ذریعے مناسب طور پر دور کر لیا گیا ہے، جیسا کہ ادا شدہ سرمائے کی کفایت 2007ء کی پہلی ششماہی تک 13.3 فیصد تک جا پہنچی۔



حالیہ برسوں میں ایک نمایاں تبدیلی شعبہ بینکاری کے ملکیتی ڈھانچے میں ردوبدل ہے۔ اس کے نتیجے میں مقامی نجی بینکوں کا اثاثوں میں حصہ بڑھ کر 72.9 فیصد ہو گیا ہے اور وہ شعبہ بینکاری کی قیادت بن کر ابھرے ہیں۔ اثاثوں کے معاملے میں منڈی میں حصہ سرکاری شعبے کے بینکوں اور غیر ملکی بینکوں دونوں ہی کا کم ہوا ہے جسے مقامی نجی بینکوں نے حاصل کیا (شکل 6.1)۔ تاہم اثاثوں میں غیر ملکی بینکوں کے گھٹتے ہوئے حصے کو منفی تبدیلی نہ سمجھا جائے۔ شعبہ بینکاری میں غیر ملکی براہ راست سرمایہ کاری درحقیقت بڑھ رہی ہے اور 2006ء کے اختتام پر غیر ملکی حصہ داری 43.4 فیصد ہے۔ مزید برآں، اکثر غیر ملکی بینک جو پہلے اپنے مرکزی دفتر کی برانچ کے طور پر کام کر رہے تھے، اب مقامی طور پر قائم ذیلی اداروں کی حیثیت سے فعال ہیں۔

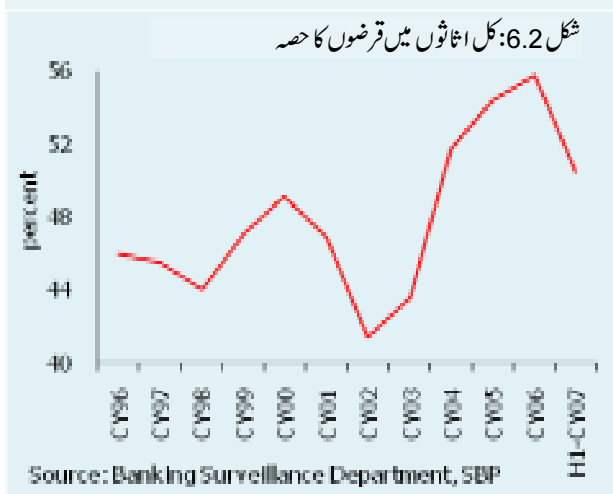
شعبہ بینکاری میں ارتکاز گھٹ رہا ہے تاہم اب بھی یہ خاصا بلند ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس صنعت کا استحکام ملک کے چند بڑے بینکوں پر منحصر ہے۔ جون 2007ء تک کے اعداد و شمار کے مطابق شعبہ بینکاری کے مجموعی اثاثوں کا 74.2 فیصد اور امانتوں کا 77.8 فیصد دس سب سے بڑے بینکوں کے پاس ہے۔

مالی استحکام کے اظہاریوں کے لحاظ سے 2006ء صنعت بینکاری کی مستحکم مالی کارکردگی کا مسلسل تیسرا سال تھا۔ اثاثوں میں بلحاظ گزشتہ سال 17 فیصد اضافے نے شعبہ بینکاری کے مجموعی حجم کو 2006ء کے اختتام تک 43 کھرب روپے تک پہنچا دیا (2007ء کی پہلی ششماہی تک یہ حجم مزید بڑھ کر 50 کھرب روپے ہو گیا)۔ دوران سال اثاثوں میں یہ اضافہ امانتوں میں 13 فیصد سے زائد اضافے، ایکویٹی میں مستحکم اضافے، اور نسبتاً زیادہ قرض گیری کی وجہ سے ہوا۔ امانتوں میں مستحکم نمو کے اسباب شاندار اقتصادی نمو کے ساتھ ساتھ بیرون ملک سے پاکستانیوں کی (اب تک کی سب سے بلند) ترسیلات زر تھے۔ دوسری طرف کم از کم مطلوبہ ادا شدہ سرمایہ بڑھنے کی وجہ سے ایکویٹی میں مستحکم اضافہ ہوا، بڑھی ہوئی ایکویٹی کا 55 فیصد حصہ اضافی ادا شدہ سرمائے کی وجہ سے ہے۔

¹ شعبہ بینکاری کا تجزیہ تقویمی سال کی بنیاد پر تیار کیے گئے آڈٹ شدہ حسابات پر مبنی ہے، جبکہ 2007ء (پہلی ششماہی) کے اعداد و شمار کی بنیاد سال کی پہلی اور دوسری غیر آڈٹ شدہ "Quarterly Report of Condition" ہے۔

شعبہ بینکاری کے اثاثوں اور فنڈنگ کے ڈھانچے میں آنے والی ان تبدیلیوں نے بینکوں کو 2006ء میں 123.6 ارب روپے کا اور زیادہ خالص² منافع حاصل کرنے میں مدد دی، اس سے اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع 2.1 فیصد حاصل ہوا۔ ایکویٹی پر بعد از ٹیکس منافع تقریباً 25 فیصد تھا جو علاقے کے دیگر ملکوں سے نمایاں طور پر بلند ہے۔ یہ رجحان 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران بھی جاری رہا۔

ان تبدیلیوں کے تناظر میں یہ باب شعبہ بینکاری کی مالی کارکردگی اور استحکام کے تجزیے پر مرکوز ہے، اور اس کے لیے مختلف تجرباتی طریقے استعمال کیے گئے ہیں۔ ان میں مالی استحکام کے کمیٹی اظہاریے اور دباؤ کو ناپنے والی مشقیں شامل ہیں۔ مالی استحکام کے اظہاریے شعبہ بینکاری کی مجموعی کارکردگی کے بارے میں صرف جزوی³ معلومات دیتے ہیں بالخصوص اگر ان میں سے کچھ اظہاریے ایک دوسرے کے ساتھ تبدیل ہوتے ہوئے دکھائی نہ دیں۔ اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے مالی استحکام کا اشاریہ (ایف ایس آئی) تشکیل دیا گیا ہے جو کہ اہم مالی اظہاریوں پر مشتمل ہے۔ سیکشن 6.5 میں معیاراتی عوامل کے تجزیے کے ذریعے دباؤ ناپنے کی مشقوں کے کمیٹی نتائج بھی فراہم کیے گئے ہیں۔



6.2 مالی صحت کے اظہاریے

6.2.1 قرضوں کا معیار

قرضوں کے معیار کے اظہاریے شعبہ بینکاری کی سکت کو لاحق ممکنہ خطرات سے براہ راست منسلک ہیں۔ قرضوں کے معیار کو ممکنہ خطرات حالیہ برسوں میں بڑھ گئے ہیں، کیونکہ شعبہ بینکاری کے قرض گزشتہ تین برسوں میں دگنے سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں (بشمول 2006ء کے دوران 20 فیصد اضافے کے)۔ اس کے نتیجے میں شعبہ بینکاری کے مجموعی اثاثوں میں قرضوں کا حصہ 2006ء میں 55.8 فیصد تک جا پہنچا تھا جو گزشتہ 10 برس کے دوران بلند ترین سطح تھی، تاہم 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ کم ہو کر 50.5 فیصد تک آ گیا (شکل 6.2)۔

جدول 6.1: قرضوں کا شعبہ جاتی تنوع

کل قرضوں میں فیصد حصہ

2007ء کی پہلی ششماہی	2006ء	2005ء	2004ء
54.2	52.9	52.7	53.9
15.4	17.4	17.7	17.5
5.8	5.9	6.8	7.4
14.3	13.5	12.4	9.4
6.8	7.2	6.9	7.5
2.0	2.0	2.1	2.5
1.4	1.1	1.5	1.8

ماخذ: شعبہ گمرانی بینکاری، اسٹیٹ بینک

قرضوں کے شعبہ جاتی تنوع سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینک سے قرضے میں کارپوریٹ سیکٹر اب بھی سب سے آگے ہے اور مجموعی قرضوں کا 50 فیصد سے زائد اس کے حصے میں آیا ہے (جدول 6.1)۔ گزشتہ دو سال کے دوران صارفی مالکاری میں آنے والی عارضی نمو یہ ظاہر کرتی ہے کہ سال بہ سال نمو 2006ء میں گر کر 28.6 فیصد تک آ گئی جبکہ 2005ء میں یہ 65.7 فیصد تھی (یہ

base-effect اور قرض کے زیادہ اجرا کا حتمی نتیجہ تھا)۔ قرضوں میں نمو، بالخصوص صارفی مالکاری میں، موجودہ زری سختی کی وجہ سے گزشتہ برسوں کی نسبتاً بلند سطح سے کم ہو کر اعتدال پر آنے کی توقع ہے۔ 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران صارفی مالکاری میں اضافہ 9.0 فیصد ہوا جبکہ 2006ء کی پہلی

² نفع یابی میں اضافے کا رجحان 2002ء سے شروع ہوا۔

³ لفظ 'جزوی' اس جگہ استعمال کیا گیا ہے جہاں دیا گیا اظہاریہ بنیادی خواص کی پوری طرح وضاحت نہیں کر پاتا۔

ششماہی میں یہ اضافہ 17.3 فیصد تھا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ 2007ء کے دوران صارفین مالکاری کی نمو میں کمی آئے گی۔

قرضوں کے تنوع میں آنے والی مذکورہ بالا تبدیلیاں شعبہ بینکاری کے قرضہ جاتی اکتشاف کے ساتھ لائینل طور پر گتھی ہوئی ہیں۔ شعبہ جاتی اکتشاف کی تنوع کاری استحکام کے نقطہ نظر سے ایک مثبت تبدیلی ہے کیونکہ مختلف شعبوں کے قرضوں کو ممکنہ خطرات ایک جیسے نہیں ہوتے۔

جدول 6.2: ضمانتوں کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم فیصد حصے

2007ء کی پہلی ششماہی	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	
29.0	28.2	28.9	30.6	31.1	سامان تجارت
4.1	5.1	3.6	6.7	6.7	مالی وثیقہ جات
11.0	11.9	14.0	12.6	12.5	معینہ اثاثے
19.4	20.4	24.0	20.3	23.5	جائیداد
2.0	2.2	2.6	1.9	2.0	امانتیں اور بیمہ پالیسی
34.0	32.0	26.9	27.8	24.1	دیگر: جن میں
23.6	19.5	15.9	17.9	16.9	محفوظ قرضے
5.3	8.2	7.0	6.6	5.4	ضمانت کے ذریعے محفوظ قرضے
5.2	4.3	4.0	3.2	1.8	غیر محفوظ قرضے
0.5	0.3	0.0	0.0	0.1	سونا چاندی وغیرہ

ماخذ: شماریاتی ٹیبلن، اسٹیٹ بینک

شعبہ بینکاری کے استعدادی اکتشاف کو جانچنے کا ایک طریقہ رہن شدہ وثیقہ جات کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم بھی ہے۔ جدول 6.2 سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے قرضوں کے عوض رکھی گئی ضمانتوں کے مجموعی معیار میں خاصی تبدیلیاں واقع ہوئیں بالخصوص 'دیگر قرضوں' کا جو حصہ 2003ء میں 24.1 فیصد سے بھی کم تھا 2007ء کی پہلی ششماہی ختم ہونے تک بڑھ کر 34.0 فیصد تک جا پہنچا۔ 'دیگر قرضوں' کی تفصیلات پر نظر ڈالی جائے تو محفوظ قرض کے حصے میں 6.7 فیصدی پوسٹنس کا اضافہ اطمینان بخش معلوم ہوتا ہے تاہم بلا ضمانت قرض کا بڑھا ہوا حصہ، جو اگرچہ 5.2 فیصد کی معمولی سطح پر ہے، شعبہ بینکاری کے قرضوں پر ممکنہ طور پر منفی مضمرات کا سبب بن سکتا ہے۔ ایک اور قابل توجہ بات غیر منقولہ مستقل اثاثوں اور جائیداد کو بطور ضمانت رکھوا کر دیے گئے قرضوں کا حصہ ہے۔ اگرچہ ان ضمانتوں کے عوض دیے گئے قرضوں کے لحاظ سے بینکوں کا مجموعی طور پر اکتشاف 2006ء میں کم ہوا ہے جو کہ مثبت علامت ہے، تاہم تشویش کا تعلق جائیداد کی اونچی قیمتوں اور گزشتہ دو برس میں قرضوں میں مستحکم نمو سے ہے۔ غیر منقولہ مستقل اثاثوں اور جائیداد کو بطور ضمانت رکھوا کر لیے گئے قرضوں کا حجم دسمبر 2003ء سے بڑھ کر گنا ہو چکا ہے اور قرضوں کا 30 فیصد سے زائد ان ہی قرضوں پر مشتمل ہے۔ جائیداد کی قیمتوں کے بارے میں

معلومات فراہم کرنے والا کوئی مرکزی ذریعہ موجود نہیں ہے چنانچہ ان قیمتوں کے بارے میں اعتماد سے کوئی دعویٰ نہیں کیا جا سکتا تاہم جائیداد کی قیمتوں میں کسی غیر معمولی کمی سے (قیمتوں میں معمولی کمی کو اضافی زر ضمانت کے ذریعے پورا کیا جانا چاہیے) بینکوں کے قرضوں کے معیار کی اس خاص نوع پر اثرات پڑ سکتے ہیں۔

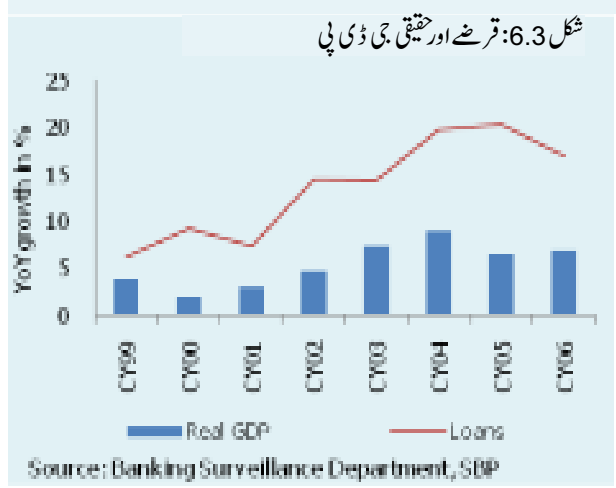
جدول 6.3: حجم کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم فیصد حصہ

2007ء کی پہلی ششماہی	2006ء	2005ء	2004ء	2003ء	ملین روپے
7.0	7.1	7.5	7.9	9.3	0.1 تک
11.1	10.7	10.2	8.5	7.9	0.1 سے 0.5 تک
3.0	3.0	3.6	3.3	2.8	0.1 سے 0.5 تک
9.7	9.8	12.9	7.7	7.0	1.0 سے 5.0 تک
4.7	4.7	5.5	5.0	4.6	5.0 سے 10.0 تک
64.5	64.7	60.3	67.7	98.5	10 سے زیادہ

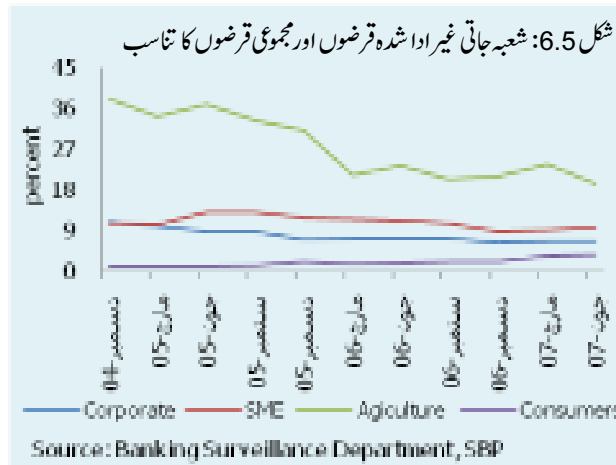
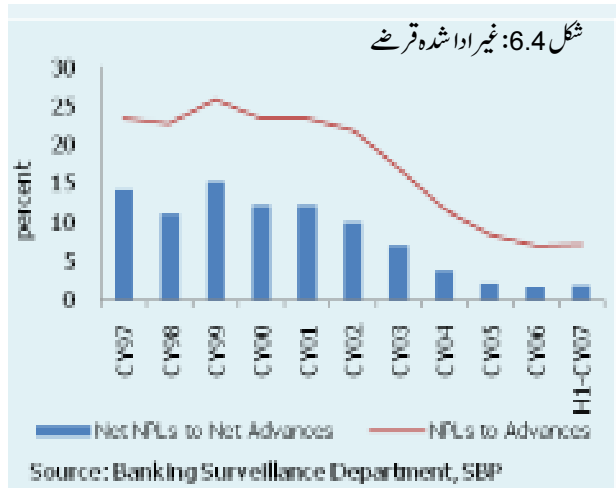
ماخذ: شماریاتی ٹیبلن، اسٹیٹ بینک

ایک اور زاویے سے دیکھا جائے تو بلحاظ

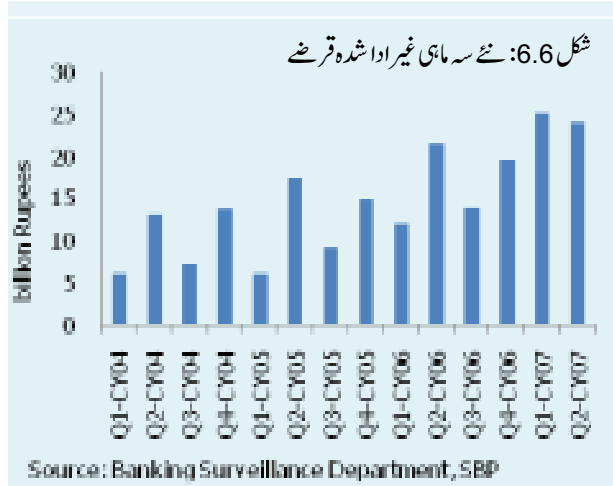
حجم قرضوں کی تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی قرضوں میں چھوٹے قرضوں کا (5 بلین روپے تک) حصہ نمایاں طور پر بڑھا ہے (جدول 6.3)۔ خیال ہے کہ یہ اضافہ گھریلو شعبے (حصاری قرضے) کے لیے بینک قرضوں کے اجزا کا نتیجہ ہے۔ تاہم یہ بات قابل توجہ ہے کہ ان قرضوں کا حصہ 2006ء میں کم ہوا۔ جہاں تک قرضوں کی شعبہ وار تقسیم کا تعلق ہے جس میں کارپوریٹ شعبے کا حصہ 50 فیصد سے زائد ہے، بینکوں کے بڑے حجم والے قرض مجموعی قرضوں کے 64 فیصد سے زائد پر مشتمل ہیں۔



مختلف شعبوں میں قرضوں کی تقسیم میں بتدریج تبدیلیوں اور اس کے ہمراہ مستحکم نمو کا معیشت کے حقیقی شعبے میں ترقی سے گہرا ربط ہے۔ قرضوں اور معاشی سرگرمیوں دونوں کی نمو ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہیں (شکل 6.3)۔ جی ڈی پی میں مستحکم حقیقی نمو سے ایک طرف قرض کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے تو دوسری طرف قرض کو واپس کرنے کے حوالے سے قرض گیروں کی اہلیت بڑھتی ہے۔ اس سے مجموعی قرضوں میں غیر ادا شدہ قرضوں کا حصہ کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ بات شکل 6.4 سے واضح ہے۔ 2006ء کے دوران شعبہ بینکاری کی غیر ادا شدہ قرضے 1.8 ارب روپے مزید کم ہو کر 175.5 ارب روپے تک آ گئے، تاہم 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 12.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس سے وہ 187.0 ارب روپے (خالص) تک چلے گئے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ غیر ادا شدہ قرضوں میں سے 76 فیصد سے زائد قرضوں کی پرویزنگ ہوئی ہے۔ اس کے نتیجے میں غیر ادا شدہ خالص قرضوں کی خالص ادائیگیوں سے نسبت 2006ء کے اختتام پر اب تک کی سب سے کم سطح 1.6 فیصد پر آ چکی تھی تاہم بعد میں یہ رجحان بدلا اور 2007ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک یہ نسبت 1.8 فیصد ہو گئی تھی۔ اسی طرح غیر ادا شدہ قرضوں کی صورتحال سے ابھرنے والا سرمائے کے خاتمے کا خطرہ بھی کم رہا۔ بالخصوص غیر ادا شدہ خالص قرضوں کی سرمائے سے نسبت 2006ء کے اختتام تک بہتر ہو کر ایک ہندی (9.7 فیصد) ہو چکی ہے، اس کے مقابلے میں 2005ء میں یہ نسبت 14.1 فیصد تھی۔ تاہم 2007ء کی پہلی ششماہی کے، یعنی تازہ ترین اعداد و شمار سے ان نسبتوں میں معمولی سا اضافہ ظاہر ہوتا ہے (اس موضوع پر مزید تفصیل آگے چل کر بیان ہوگی)۔



غیر ادا شدہ قرضوں کی شعبہ وار تقسیم سے معلوم ہوتا ہے کہ زرعی شعبے کو دی گئی ماکاری بینکوں کے لیے نسبتاً زیادہ پرخطر ہے، اگرچہ اس شعبے کے غیر ادا شدہ قرضوں اور قرضوں کے درمیان نسبت گزشتہ چند برسوں سے مسلسل کم ہو رہی ہے۔ یہ بات زیادہ قابل تعجب بھی نہیں ہے کیونکہ ایک تو موسموں کا تغیر و تبدل اس شعبے کو غیر یقینی صورتحال سے دوچار کرتا ہے، دوسرے زیادہ تر بینکوں کے لیے زرعی اور دیہی ماکاری نسبتاً نئی چیز ہے اور قرض کو لاحق خطرات کے تجربے کے طریقے تجربے کے ساتھ رفتہ رفتہ استحکام پا رہے ہیں۔ حالیہ

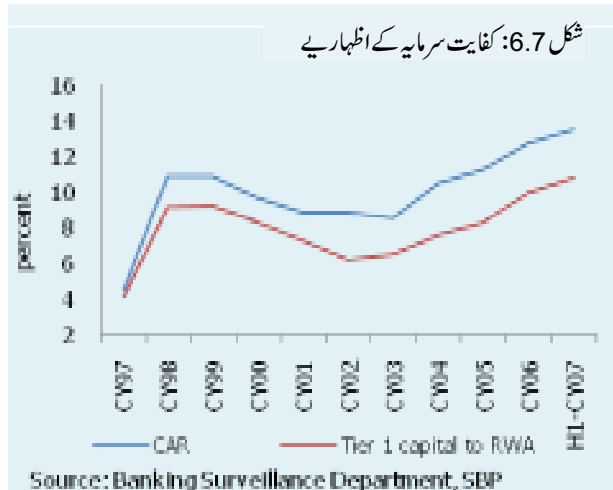


برسوں میں نمایاں کمی کے باوجود غیر ادا شدہ قرضوں اور قرضوں میں نسبت اب بھی بلند ہے اور 2007ء کی پہلی ششماہی میں یہ 19.3 فیصد پر تھی (شکل 6.5)۔ جہاں تک دوسرے شعبوں کا تعلق ہے چھوٹے اور درمیانی درجے کے کاروباری شعبے میں غیر ادا شدہ قرضوں اور پیشگیوں میں نسبت کارپوریٹ شعبے کی اس نسبت سے معمولی سی زائد ہے اور وہ بھی اسی طرح کم ہو رہی ہے۔ یہ اتفاق ہے کہ صارفی قرضوں کی خرابی کی سطح سب سے کم ہے جیسا کہ شکل 6.5 سے ظاہر ہے۔

قرضوں کے معیار کے غیر ادا شدہ قرض پر مبنی ان اظہاریوں میں 2006ء کے دوران اگرچہ نمایاں بہتری آئی، قرض میں بلند نمونے کے

عرصے کو ان کی اہمیت کا سبب قرار دیا جانا چاہیے جیسا کہ گزشتہ چند برسوں میں نمو بلند رہی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وسعت پذیر قرضے غیر ادا شدہ قرضوں اور پیشگیوں کی نسبتوں میں کمی کے ذریعے اثاثوں کا مبالغہ آمیز معیار ظاہر کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ غیر ادا شدہ قرضوں کی صورت حال دوران سال غیر ادا شدہ قرضوں کے بہاؤ میں اہم تبدیلیوں کو ظاہر نہیں ہونے دیتی جس کی وجہ سے ضروری ہے کہ اس بہاؤ کا زیادہ تفصیلی تجزیہ کیا جائے۔

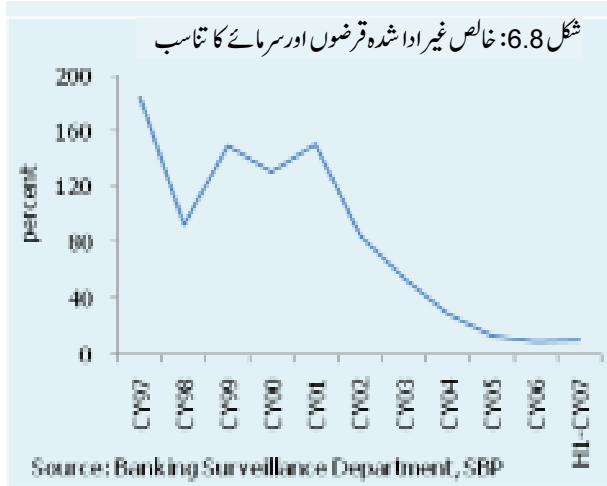
غیر ادا شدہ قرضوں کی سطح میں ردوبدل سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ بینکاری نے 2006ء کے دوران 42.5 ارب روپے کے غیر ادا شدہ قرضے معاف کیے جبکہ 2005ء کے دوران 17.1 ارب روپے کے غیر ادا شدہ قرضے معاف کیے گئے تھے۔ اس کے علاوہ رواں سال کے دوران 66.9 ارب روپے کی آمد ہوئی جو کہ گزشتہ برس سے 18.9 ارب روپے زائد ہے۔ بینکوں نے معاف شدہ قرضوں اور وصول شدہ قرضوں کی مدد سے غیر ادا شدہ قرضے بحیثیت مجموعی کم کیے، تاہم نئے غیر ادا شدہ قرضوں کا نمایاں اضافہ تشویش ناک ہے۔ اس تشویش میں مزید اضافہ کرنے والی چیز غیر ادا شدہ قرضوں کے بارے میں 2007ء کی پہلی ششماہی کے اعداد و شمار ہیں جو ان 6 ماہ میں غیر ادا شدہ قرضوں میں 49.0 ارب روپے کا تازہ اضافہ ظاہر کرتے ہیں، یہ 2004ء کے بعد سے بلند ترین سطح ہے (شکل 6.6)۔



حاصل یہ کہ قرضوں کے معیار کے روایتی اظہاریوں بشمول غیر ادا شدہ قرضوں کی قرضوں سے نسبت، غیر ادا شدہ قرضوں کی تمویں وغیرہ سے 2006ء کے دوران نمایاں بہتری کا اظہار ہوتا ہے تاہم 2007ء کی پہلی ششماہی میں معمولی سی کمزوری آئی، غیر ادا شدہ قرضوں میں آنے والی تبدیلیوں کا تجزیہ پہاں خطرات کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ تین برس کی جارحانہ قرض گاری اگلے برسوں میں شعبہ بینکاری کے اثاثوں کا معیار معمولی سا گرا سکتی ہے، لہذا اثاثوں کے معیار کے روایتی اور غیر روایتی اظہاریوں کی سخت نگرانی درکار ہوگی۔

6.2.2 کفایت سرمایہ

کفایت سرمایہ ان اہم اظہاریوں میں سے ایک ہے جن سے شعبہ بینکاری میں غیر متوقع دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت کو ناپا جاتا ہے کیونکہ یہ اظہاریہ اچانک ہونے والے نقصانات کو جذب کرنے کی صلاحیت بتاتا ہے۔ شکل 6.7 سے پتہ چلتا ہے کہ شرح کفایت سرمایہ (سرمائے اور اثاثہ جات بلحاظ خطرہ) 2007ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک 13.3 فیصد تک پہنچ چکی تھی، جبکہ 2005ء میں یہ 11.3 فیصد تھی۔ شرح کفایت سرمایہ میں یہ اضافہ 2006ء کے دوران مجموعی اثاثے اور اثاثہ جات بلحاظ خطرہ کی نسبت کا حصہ بڑھنے کی موجودگی میں ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خطرے پر مبنی سرمایہ اثاثہ جات بلحاظ



خطرہ سے زیادہ تیزی سے بڑھا ہے۔ خطرے پر مبنی سرمائے کا معیار مزید باعث اطمینان ہے کیونکہ خطرے پر مبنی مجموعی سرمائے میں بنیادی سرمائے کا حصہ 2007ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک 80.3 فیصد تھا جبکہ 2005ء میں یہ حصہ 73.3 فیصد تھا۔ شرح کفایت سرمایہ میں ان تبدیلیوں اور سرمائے کے معیار میں بہتری سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ بینکاری کی اتفاقی دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت 2006ء کے دوران مستحکم ہوئی ہے۔

ایک اور اہم اظہار یہ خالص غیر ادا شدہ قرضوں اور سرمائے کی نسبت ہے جو شعبہ بینکاری کی مالی سکت کو لاحق ممکنہ خطرات کی نشان دہی کرتی ہے۔ 2003ء میں یہ نسبت 50 فیصد سے زائد تھی جو کہ

2006ء کے اختتام تک تیزی سے کم ہو کر 9.7 فیصد رہ گئی (دیکھئے شکل 6.8)۔ یہ اظہار یہ غیر ادا شدہ قرضوں کے حجم میں کمی اور شعبہ بینکاری کے بڑھتے ہوئے سرمائے کی وجہ سے بہتر ہوا۔ 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس نسبت میں معمولی سا اضافہ ہونے سے وہ 10.3 فیصد تک چلی گئی تاہم یہ شعبہ بینکاری کی مالی سکت کے لیے اب بھی کوئی نمایاں خطرہ نہیں ہے۔ مختصر یہ کہ کفایت سرمایہ کے اظہاریوں میں نمایاں بہتری اور اثاثہ جات بلحاظ خطرہ میں اضافہ شعبہ بینکاری کے استحکام کے لیے نیک شگون ہے۔

6.2.3 آمدنی اور نفع آوری

نفع یابی کے اظہاریے بنیادی سرمایہ کو متاثر کیے بغیر خسارہ جذب کرنے کی شعبہ بینکاری کی صلاحیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ 2006ء کے دوران بینکوں کا خالص

جدول 6.4: اثاثوں پر منافع فیصد

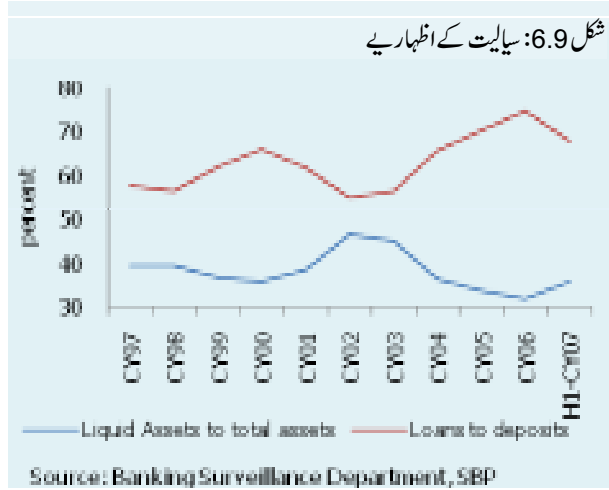
Country	2006	2005	2004	2003	2002	2001
پاکستان	2.1	1.9	1.2	1.0	0.1	-0.5
بنگلہ دیش	0.8	0.8	0.7	0.5	0.5	0.7
بھارت*	0.9	0.9	1.2	1.0	0.8	0.5
کوریا	1.3	1.2	0.9	0.2	0.6	0.7
سنگاپور	1.2	1.2	1.3	1.1	0.8	1.0
تھائی لینڈ	1.5	1.5	1.3	0.7	0.2	1.5
سری لنکا	1.3	1.3	1.4	1.4	1.1	0.7

ماخذ: گلوبل فنانشل اسٹیبلٹی رپورٹس، آئی ایم ایف
* اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس

منافع اب تک کی ایک اور بلند ترین سطح 1.84 ارب روپے تک جا پہنچا جبکہ 2005ء میں یہ 163.3 ارب روپے تھا۔ منافع میں اس تیز رفتار اضافے کا ثبوت اثاثوں پر بعد از ٹیکس منافع ہے جو کہ 2006ء کے دوران 2.1 فیصد تک جا پہنچا: یہ سطح لگ بھگ 1.0 فیصد کے بین الاقوامی معمولات سے نمایاں طور پر بلند ہے (جدول 6.4)۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس نفع یابی میں بینکوں کی بڑی تعداد شریک ہے۔ اثاثوں پر منافع کے تجزیے سے معلوم ہوگا کہ 76.6 فیصد اثاثوں کو کنٹرول کرنے

والے 39 میں سے 19 بینکوں کا اثاثوں پر منافع 1.5 فیصد سے زائد رہا ہے۔ 2007ء کی پہلی ششماہی میں اثاثوں پر منافع 2.0 فیصد رہا چنانچہ نفع یابی کے یہ سازگار رجحانات 2007ء کی پہلی ششماہی میں بھی جاری رہے۔

شعبہ بینکاری کی اس شاندار نفع یابی نے اس کے غیر ادا شدہ قرضوں میں کمی لانے میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے گفتگو کی جا چکی ہے 2006ء کے دوران شعبہ بینکاری نے بھاری بھرم غیر ادا شدہ قرضے معاف کر دیے تھے۔ اس اقدام نے ایک طرف بینکوں کو اپنے حسابات صاف کرنے میں مدد دی اور دوسری طرف اس سے اثاثوں کے معیار کے اظہاریوں میں معمولی سی مبالغہ آرائی ہوئی، جیسا کہ پہلے گفتگو کی جا چکی ہے۔



یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ شعبہ بینکاری کی نفع یابی میں ایک نمایاں حصہ گزشتہ تین سال سے بڑھتی ہوئی شرح سود کا بھی ہے۔ اس مسئلے نے وابستہ عناصر اور تجربہ کاروں کے درمیان شعبہ بینکاری کی اہلیت کے حوالے سے ماضی قریب میں خاصی زوردار بحث چھیڑ دی تھی۔ اس مسئلے پر تفصیلی بحث کے لیے اس رپورٹ کے حصہ اول میں باب ”مالی وساطت کی کارگذاری: بینکاری تفاوت کا تجزیہ“ دیکھئے۔

6.2.4 سیالیت کے اظہاریے

سیالیت کے اظہاریے نقد رقوم کی اچانک بھاری طلب کو پورا کرنے کی بینکوں کی صلاحیت ظاہر کرتے ہیں۔ شکل 6.9 سے ظاہر ہوتا ہے

کہ مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ 2006ء کے خاتمے تک 31.9 فیصد تک گر چکا تھا تاہم 2007ء کی پہلی ششماہی میں 35.8 فیصد ہو گیا جبکہ ایک سال قبل یہ 33.7 فیصد پر تھا۔ اسی کے ساتھ ساتھ ایک اہم اظہاریہ یعنی قرضوں اور امانتوں کی نسبت 2005ء میں 66.5 فیصد تھی جو 2006ء میں بڑھ کر 70.3 فیصد ہو گئی تھی، 2007ء کی پہلی ششماہی میں بہتر ہو کر 67.8 فیصد ہو گئی۔ دونوں اظہاریے 2006ء کے دوران سابقہ رجحانات (جو گزشتہ دس برس سے دیکھے جا رہے ہیں) کے مقابلے میں سیالیت کی خراب صورتحال کی عکاسی کرتے ہیں۔ مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت میں اضافے کے باوجود (طلبی اور میعادى واجبات⁴ کا تقریباً 24 فیصد ان دونوں کے مجموعے پر مشتمل ہے) قرضوں اور امانتوں کی نسبت اب بھی خاصی بلند ہے۔ شعبہ بینکاری کے مجموعی اثاثوں میں قرضوں کا حصہ بھی 2006ء کے دوران 55.8 فیصد تک پہنچ گیا جو گزشتہ 10 برس میں بلند ترین سطح ہے۔ یہ حصہ بظاہر اتنا زیادہ معلوم نہیں ہوتا خصوصاً جب رو بہ عمل مستقل اثاثوں کا حصہ 2.1 فیصد ہو، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اثاثوں کے بقیہ حصے میں سرمایہ کاریوں اور اسی طرح کے دیگر اثاثوں کا تناسب خاصا بلند ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ بینکوں کے قرضوں میں 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمایاں تبدیلی آئی جب مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاریوں کا حصہ 23.8 فیصد تک پہنچ گیا جبکہ 2006ء کے اختتام پر یہ 22.0 فیصد تھا۔ اس تبدیلیوں کے نتیجے میں 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیالیت کے اظہاریے بہتر ہوئے۔

مختصر یہ کہ سیالیت کے روایتی اظہاریوں یعنی سیال اثاثوں اور مجموعی اثاثوں میں نسبت اور قرض اور امانتوں میں نسبت، میں خرابی کے باوجود شعبہ بینکاری کی سیالیت کی صورتحال اطمینان بخش معلوم ہوتی ہے۔ امکان ہے کہ بیرون ملک سے بڑھتی ہوئی ترسیلات زر، ایکویٹی بنیاد میں استحکام (بڑھے ہوئے کم از کم مطلوبہ ادائہ سرمائے کی وجہ سے) اور مستحکم معاشی سرگرمیاں شعبہ بینکاری کے لیے دستیاب رقوم کی آمد کو یقینی بناتی رہیں گی۔

6.3 مالی صحت کا اشاریہ

مالی صحت کے جزوی اظہاریے ظاہر کرتے ہیں کہ 2006ء کے دوران شعبہ بینکاری کی کفایت سرمایہ اور نفع یابی مستحکم ہوئی اور 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران بھی برقرار رہی۔ تاہم اثاثوں کے معیار کے اظہاریوں میں 2006ء کے دوران نمایاں بہتری آنے کے بعد 2007ء کی پہلی ششماہی میں تھوڑی سی کمزوری دکھائی دی۔ دوسری طرف سیالیت کے اظہاریے جو 2006ء میں خرابی کا شکار ہو گئے تھے 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمایاں بہتری کی طرف آ گئے۔ مالی صحت کے اظہاریوں ان ملے جلے رجحانات کی موجودگی میں اور مذکورہ تجزیے کی بنیاد پر شعبہ بینکاری کی مالی صحت کے بارے میں کوئی واضح بات کہنا دشوار ہے۔ دنیا کے اکثر ملکوں میں مرکزی بینکوں کو اس طرح کی صورتحال سے سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ ایسے مسائل کو درست طور پر حل کرنے کے لیے بعض مرکزی بینکوں نے بینکوں کی مالی صحت کی پیمائش کے لیے ایک اظہاریہ یا اشاریہ تشکیل دینے کی کوشش کی ہے۔ بینکاری کے جدید اداروں کی پیچیدہ نوعیت کو دیکھتے ہوئے یہ ایک خاصا مشکل کام ہے تاہم ہم نے اس سمت پیش قدمی کرتے ہوئے شعبہ بینکاری کی مالی صحت کا ایک سادہ اشاریہ (Financial Soundness Index یا ایف ایس آئی) تشکیل دیا ہے (باکس 6.1)۔

⁴ اس وقت جدولی بینکوں پر لازم ہے کہ وہ طلبی واجبات کا 7 فیصد (بشمول ایک سال تک عرصیت والی میعادى امانت کے) بطور مطلوبہ نقد محفوظ، اور طلبی اور مدتی واجبات کا 18 فیصد بطور مطلوبہ شرح محفوظ اپنے پاس رکھیں۔

بکس 6.1: مالی صحت کے اشاریے کا طریقہ کار

شعبہ بینکاری کے ضابطہ سازوں اور گمرانوں کے سامنے بنیادی سوال یہ ہوتا ہے کہ اس شعبے کی مالی حالت کیا ہے؟ اس سوال کا جواب عموماً BIS CAMELS طریقہ کار، آئی ایم ایف کے مالی صحت کے اظہاریے (ایف ایس آئی)، یورپین سینٹرل بینک کے میکرو پروڈیوشن اظہاریے (ایم پی آئی)، یا ان طریقوں کی بنیاد پر کوئی مرکب استعمال کر کے دیا جاتا ہے۔ درحقیقت شعبہ بینکاری سے متعلق بہت سے جزوی اظہاریوں کو اس شعبے کی صورتحال کے جائزے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ شعبے کی مالی صحت کے جائزے کے ایک مجموعی اشاریے کی تشکیل ابھی ابتدائی مراحل میں ہے۔ ایک مرکب اشاریے کی تشکیل کا تصور نیا ہے اور یہ وقت گزرنے کے ساتھ تشکیل پا جائے گا۔

اس تناظر میں ہم پاکستان کے شعبہ بینکاری کے لیے مالی صحت کے اشاریے کی تشکیل کا تجربہ کرتے ہیں۔ ایک مجموعی اشاریے کی تشکیل کے لیے ہم کفایت سرمایہ، اثاثے کے معیار، نفع یابی اور سیالیت کے اشاریے استعمال کرتے ہیں۔ شعبہ بینکاری کی مالی صحت کے جائزے کے لیے CAMELS فریم ورک کے تحت ان اظہاریوں کا باقاعدگی سے تخمینہ لگایا جاتا ہے (دیکھئے جدول 1)۔ کسی مجموعی اشاریے کی تشکیل میں سب سے اہم مرحلہ اوزانی اسکیم کا ہوتا ہے۔ اس موضوع پر موجود لٹریچر کو دیکھتے ہوئے ہم عام استعمال کی جانے والی variance-equal اسکیم کو چنتے ہیں۔ یہ الفاظ دیگر سیریز میں اکانی کا تغیر معلوم کرنے کے لیے درج ذیل فارمولے کے ذریعے تمام منتخب اظہاریوں کو معمول پر لایا جاتا ہے۔

$$\text{اظہاریے کی معمول پر لائی گئی قدر} = (X_{i,t} - \bar{X}_i) / \sigma_i$$

یہاں پر $X_{i,t}$ اظہاریہ i کی t عرصے میں قدر ہے۔ X_i اظہاریہ X_i کی اوسط ہے، اور σ_i اس کا معیاری انحراف ہے۔ بطور نتیجہ معمول پر لائی گئی سیریز، اظہاریے کی تمام چاروں اقسام کو 0.25 کا مساوی وزن عطا کر کے مجموعی اشاریے کے تخمینے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

اشاریے کی تحدیدات اور پیش رفت

سب سے پہلے اشاریے کی اپنی جسامت ایک اہم اور جواب طلب مسئلہ ہے۔ یہ اشاریہ شعبہ بینکاری کی عمدہ اور خراب کارکردگی کا زمانہ درج کر سکتا ہے، تاہم صحت کے حوالے سے اس کی جسامت کا تعین ابھی باقی ہے۔ اس سمت میں پہلے قدم کے طور پر ایف ایس آئی سے ماہی اعداد و شمار کی بنیاد پر تشکیل دیا جانا چاہیے۔ اس سے تا صرف شعبہ بینکاری کی صورتحال کو بار بار جانچنے میں مدد ملے گی بلکہ مشاہدات کی تعداد بھی بڑھ جائے گی جس سے اشاریے کی جسامت کے بارے میں ریگریشن تجزیہ آسان ہو جائے گا۔

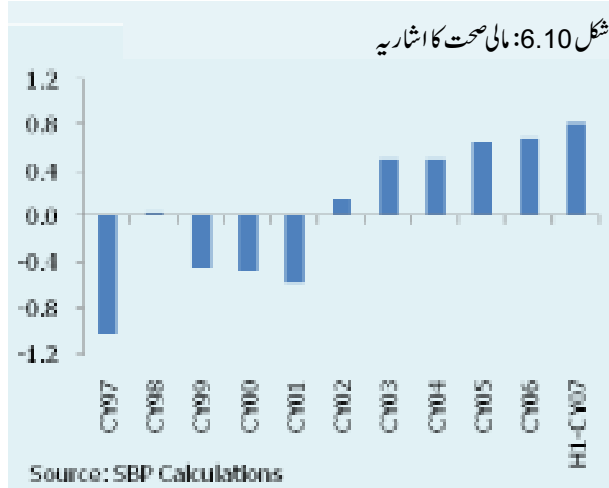
جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، ایف ایس آئی کے تخمینے میں سب سے متنازع مرحلہ اوزانی اسکیم کا چناؤ ہے۔ کوئی بھی فرد اس امر میں اختلاف کر سکتا ہے کہ اشاریے میں فلاں اظہاریے دوسروں سے زیادہ اہم ہیں۔ چنانچہ ان اظہاریوں کی اہمیت ظاہر کرنے کے لیے وزن تبدیل ہونے چاہئیں۔ اس غرض سے اوزانی اسکیم پر فیصلہ کرنے کے لیے تفصیلی تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں اشاریے میں جزوی اظہاریوں کی تعداد بڑھائی جاسکتی ہے اور موجودہ اظہاریوں کی تشریح کو بہتر کیا جاسکتا ہے۔ ان تحدیدات پر مزید تحقیق اس سادہ اشاریے کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

حوالہ جات:

- بینک آف کینیڈا (2003ء)، "An Index of Financial Stress for Canada"، جون 2003ء
 چیک نیشنل بینک (2006ء)، "Financial Stability Report"، جون 2006ء
 سینٹرل بینک آف ری پبلک آف ترکی (2006ء)، "Financial Stability Report"، جون 2006ء
 ہنشل، ای اور پیمری مونیٹ (2005ء)، "Measuring and Forecasting Stress in the Banking Sector: Evidence from Switzerland" April 2005, BIS Paper No. 22

ایف ایس آئی سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ پانچ برسوں میں شعبہ بینکاری کی کارکردگی خاصی بہتر ہوئی ہے (شکل 6.10)۔ 2007ء کی پہلی ششماہی کی طرح 2006ء میں معمولی بہتری بھی شکل سے ظاہر ہے۔ اشاریے کی سابقہ مقداروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ بینکاری کی اچھی اور خراب کارکردگی کے دورانیوں کو بھی اشاریے نے درج کیا ہے۔ بالخصوص 1990ء کی دہائی کے اواخر میں شعبہ بینکاری کی خراب کارکردگی گراف سے واضح ہے۔ ان حقائق کے باوجود،



شروع ہی میں خطرے سے ہوشیار کرنے کی اس اشاریے کی صلاحیت معلوم ہونا ابھی باقی ہے۔ تاہم یہ بات اطمینان سے کہی جا سکتی ہے کہ بعض اظہاریوں میں نقصان دہ تبدیلیاں آنے کے باوجود 2006ء اور 2007ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ بینکاری کی مالی صحت میں بہتری آئی۔

6.4 دباؤ کی جانچ

ایف ایس آئی شعبہ بینکاری کی مالی صورتحال کے بارے میں مفید معلومات فراہم کرتا ہے تاہم اچانک آنے والی اونچ نیچ پر شعبہ بینکاری کا رد عمل کس طرح ظاہر ہو، اس حوالے سے خامی اب بھی موجود ہے اور یہ خامی معمولی سی توجہ حاصل کر سکی ہے۔ یہ خامی ایف

ایس آئی کے حوالے سے بالخصوص پائی جاتی ہے جسے پاکستان کے شعبہ بینکاری کے لیے تیار کیا گیا ہے کیونکہ یہ چند بنیادی اظہاریوں پر مبنی ہے۔ انتظامی امور سے متعلق شاید ہی کوئی معلومات ایف ایس آئی میں شامل کرنے کے لیے دستیاب ہو۔⁵ ان رکاوٹوں پر قابو پانے کے لیے عموماً ایف ایس آئی فریم ورک میں دباؤ جانچنے کی مشق (حساسیت کا جزوی تجزیہ) کے نتائج کو شامل کیا جاتا ہے۔⁶

خطرہ قرض میں اضافے، خطرہ شرح سود، خطرہ شرح مبادلہ، ایکویٹی کی قیمت اور سیالیت کو خطرے سے پیدا ہونے والے دھچکوں کو برداشت کرنے کی بینکوں کی لچک کو جانچنے کی طرف ایک قدم دباؤ کی جانچ ہے۔ عموماً ان دھچکوں کے اثرات کفایت سرمایہ کی سطح سے ناپے جاتے ہیں۔ شعبہ بینکاری نگرانی کی

جدول 6.5: پاکستان میں کمرشل بینکوں کے لیے دباؤ کی جانچ کے نتائج

مفروضہ دھچکا	شرح کفایت سرمایہ تناسب پر اثر	2007ء کی پہلی ششماہی	2006ء	2005ء
قرض خطرہ				
تعمیر کی 100 فیصد شرح والے غیر ادا شدہ قرضوں میں 10 فیصد اضافہ		-0.4	-0.4	-0.5
قرضوں کے زمروں میں تبدیلی (غیر ادا شدہ قرضے)		-0.4	-0.3	-0.3
شعبہ تعمیر مکان کے لیے غیر ادا شدہ قرضوں اور کل قرضوں کے تناسب میں 10 فیصدی درجے اضافہ		-1.0	-1.0	-1.0
مارکیٹ خطرہ: شرح سود کا دھچکا				
شرح سود میں 200 بیس پوائنٹ کا اضافہ (خط یافت میں تبدیلی)		-0.6	-0.7	-1.1
خط یافت میں تبدیلی اور جھکاؤ بڑھنا (تینوں میعادوں کے لیے 100، 50 اور 200 بیس پوائنٹ)		-0.4	-0.5	-0.8
خط یافت میں تبدیلی اور جھکاؤ گھٹنا (تینوں میعادوں کے لیے 120، 150 اور 100 بیس پوائنٹ)		-0.3	-0.3	-0.6
مارکیٹ خطرہ: شرح مبادلہ خطرہ				
شرح مبادلہ میں 13 فیصد کی (تاریخی اعداد و شمار پر مبنی)		1.3	1.1	0.3
روپے کی قدر میں 20 فیصد اضافہ		-1.0	-0.9	-0.2
مارکیٹ خطرہ: ایکویٹی نرخ خطرہ				
ایکویٹی نرخوں میں 20 فیصد کی		0.0	-0.2	0.0
ایکویٹی نرخوں میں 40 فیصد کی		-0.2	-0.5	-0.3

ماخذ: شعبہ بینکاری نگرانی، اسٹیٹ بینک

⁵ ایف ایس آئی دستیاب معلومات کے استعمال سے تشکیل دیا جاتا ہے۔ ہم اس اظہاریے کو بہتر بنانے کے لیے اس میں زرمبادلہ کے خطرات، خطرات کے پھیلاؤ، شرح سود کے خطرات وغیرہ شامل کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں شعبہ بینکاری کا دباؤ بتانے والا اشاریہ (stress-index) تشکیل دینے کا یہ پہلا مرحلہ ہے۔

⁶ بعض ملکوں کے مرکزی بینکوں نے بھی شعبہ بینکاری کے استحکام کے تجزیے کے لیے دباؤ بتانے والا اشاریہ بنایا ہے۔ اس کی مثالیں ”اسٹریس انڈیکس فار دی سوئس بینکنگ سیکٹر“، ”انڈیکس آف فنانشل اسٹریس فار کینیڈا“، ”فنانشل اسٹریٹجی ان ترکی“ وغیرہ ہیں۔

طرف سے جانچ کی ایک مشق سے مختلف دھچکے برداشت کرنے کی شعبہ بینکاری کی صلاحیت کا اظہار ہوتا ہے۔⁷ اس مشق کے نتائج کا خلاصہ جدول 6.5 میں دیا گیا ہے اور ان سے صاف ظاہر ہے کہ:

• بینکوں نے مفروضہ تاہم بظاہر ممکن دھچکوں پر مستحکم برداشت کا مظاہرہ کیا۔ شرح کفایت سرمایہ میں ایک فیصدی پوائنٹ کی کمی سے کمرشل بینکوں کے لیے تناسب 12.8 فیصد رہ جائے گا، جو کہ 8 فیصد کی کم از کم شرح کفایت سرمایہ سے خاصی زیادہ ہے۔

• 2006ء کی طرح 2007ء کی پہلی ششماہی کے دوران بھی شعبہ بینکاری کی برداشت بہتر ہوئی، یکساں دھچکوں نے 2005ء کے مقابلے میں 2006ء میں شرح کفایت سرمایہ کو نسبتاً کم متاثر کیا۔ بڑھتے ہوئے کم از کم مطلوبہ ادا شدہ سرمائے سے شعبہ بینکاری کے سرمائے کی پوزیشن مستحکم ہوئی جس نے بینکوں کو رسک برداشت کرنے کی اپنی صلاحیت بڑھانے میں مدد دی۔

کمرشل بینکوں کی مجموعی صورتحال کے علاوہ حساسیت کے بینک وار تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ قرض کو خطرے کے دھچکوں کی پہلی دو صورتوں کے باوجود کسی کمرشل بینک کی شرح کفایت سرمایہ 8 فیصد سے نیچے نہیں آئی۔ تاہم تیسرے مخصوص دھچکے سے تین بینکوں کی (جو شعبہ بینکاری کے 14 فیصد اثاثوں کے مالک ہیں) شرح کفایت سرمایہ 8 فیصد کی کم از کم شرط سے بھی ایک فیصدی پوائنٹ نیچے جاسکتی ہے۔ منڈی میں خطرے (شرح سود کے مفروضہ دھچکے، شرح مبادلہ کے دھچکے اور ایکویٹی قیمت کے دھچکے) کی صورت میں ان میں سے کسی بینک کی شرح کفایت سرمایہ 8 فیصد کی کم از کم شرط سے نیچے نہیں ہوتی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تین روزہ ریپوریٹ کے نشانیہ میں 50 پبلس پوائنٹ کا اضافہ شعبہ بینکاری کی نفع یابی پر کوئی نمایاں اثر نہیں ڈال سکے گا۔⁸

حساسیت کے بارے میں مذکورہ تجزیہ اگرچہ یہی بتاتا ہے کہ شعبہ بینکاری کی برداشت گزشتہ عرصے میں اور مطلق معنوں میں مستحکم ہوئی ہے تاہم یہ بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ کسی ایک عامل کے حوالے سے حساسیت کا تجزیہ محدود ہوتا ہے۔ حساسیت کا اس قسم کا تجزیہ شعبہ بینکاری کے لیے دباؤ کی مکمل جانچ کی طرف ایک قدم ہے۔

6.5 استحکام کے چند معاملات

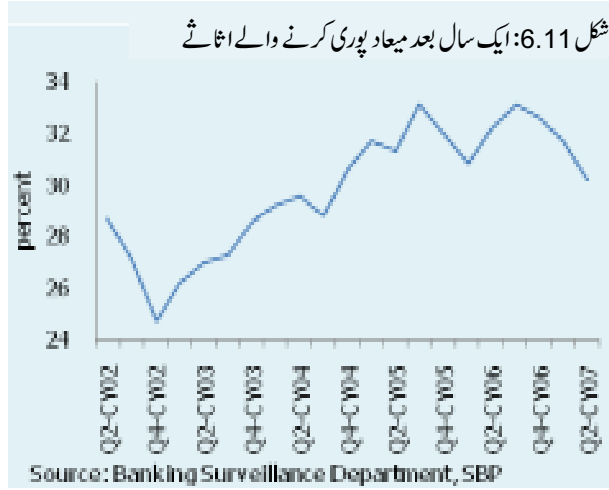
مالی استحکام کے اظہار کے اور دباؤ کی جانچ کے نتائج شعبہ بینکاری کی صورتحال اور قوت برداشت کے حوالے سے اطمینان بخش ہیں تاہم چند شعبوں مثلاً تکمیل میعاد میں عدم مناسبت، گلی گمرانی کی ضرورت، خطرے سے نمٹنے کے طریقوں کی حیثیت وغیرہ کے بارے میں تشویش برقرار ہے۔ ان شعبوں کا جائزہ شعبہ بینکاری کے استحکام کے بارے میں ہمارے مقدراری تجزیے کے لیے معاون ثابت ہوگا۔

6.5.1 عرصیت کی عدم مطابقت

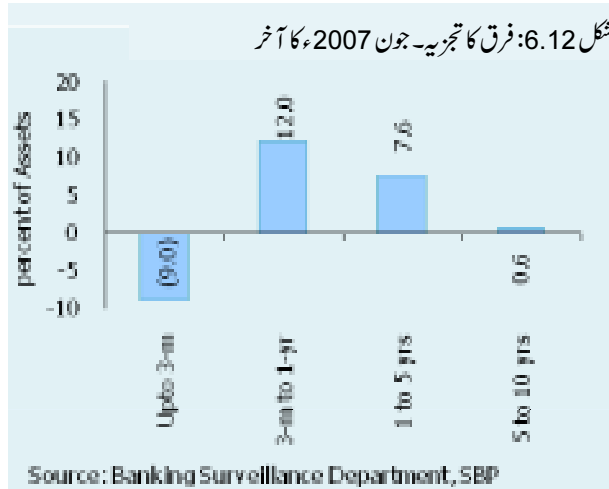
بینکوں کے طریقہ کار کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ عرصیت کی عدم مطابقت ان کی بنیاد میں شامل ہوتی ہے، یعنی مختصر عرصے کی امانتیں (جو بڑی حد تک عندالطلب قابل ادائیگی ہوتے ہیں) کو مستقل عرصیتوں کے اثاثوں میں تبدیل کرنا، تاہم عدم مطابقت کا حد سے زیادہ پایا جانا شعبہ بینکاری کے استحکام پر منفی اثرات ڈالتا ہے۔ پاکستان میں کام کرنے والے بینکوں کے لیے عرصیت کی عدم مطابقت کا مسئلہ حالیہ برسوں میں بڑھا ہے۔ اثاثوں کے معاملے میں بینکوں کے رہن مالکاری، مستقل سرمایہ کار مالکاری، انفراسٹرکچر اور اجارہ مالکاری وغیرہ کی طرف بڑھتے ہوئے رجحان نے شعبہ بینکاری کے زیر قبضہ اثاثوں کی مدت بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اثاثوں کی عرصیت کی صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سال سے زائد مدت والے اثاثوں کا حصہ مستقلاً بڑھتے بڑھتے 2006ء کے اختتام تک 30 فیصد سے زائد ہو چکا ہے (شکل 6.11)۔ عرصیت کی عدم مطابقت کی سطح جانچنے کا ایک زیادہ رسمی طریقہ GAP تجزیے کا ہے، یعنی مدت کے مختلف خانوں میں منقسم بلحاظ شرح حساس اثاثوں اور بلحاظ شرح حساس واجبات کے مابین فرق۔ شکل 6.12 سے ظاہر ہے کہ اثاثوں اور تین ماہ تک عرصیت والے واجبات میں منفی فرق پایا جاتا ہے۔ اس منفی فرق کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بلحاظ شرح حساس 50 فیصد سے زائد واجبات کی عرصیت تین ماہ سے کم ہے۔ مدت کے دیگر خانوں میں مثبت فرق سے ظاہر ہے کہ شعبہ بینکاری کے اثاثوں کی عرصیت واجبات سے زیادہ طویل ہے۔

⁷ اس حصے 'دباؤ کی جانچ' میں استعمال ہونے والے تمام اعداد و شمار شعبہ بینکاری گمرانی کی متعلقہ مشق پر مبنی ہیں، اور ان پر سالانہ اشاعت "بینکنگ سٹم ریویو (بی ایس آر) 2006ء" اسٹیٹ بینک آف پاکستان میں گفتگو کی گئی ہے جو اس پتے پر دیکھی جاسکتی ہے: www.sbp.org.pk/publications

⁸ زری پالیسی بیان، جولائی تا دسمبر 2007ء، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔



فرق کے اس تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ شعبہ بینکاری کی عرصیت میں خاصی عدم مطابقت پائی جاتی ہے۔ تاہم مدت کے ایک خانے کے سوا باقی تمام خانوں میں عرصیت کی عدم مطابقت محفوظ حد کے اندر یعنی مجموعی اثاثوں کے 10 فیصد مثبت / منفی تک ہے۔ کئی بینکوں نے طویل مدتی امانتیں جمع کرنے کی کئی اسکیمیں شروع کر رکھی ہیں جن سے امید ہے کہ اس مسئلے کو حل کیا جاسکے گا۔ ایک سالہ مدت بعد عرصیت پوری کرنے والے اثاثوں کا حصہ کم ہونے سے بھی یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔



اسٹیٹ بینک اس مسئلے سے آگاہ ہے اور اسی لیے اس نے طلبی اور مدتی واجبات کے لیے مختلف سطحوں کا مطلوبہ نقد محفوظ متعارف کرایا ہے تاکہ بینکوں کو طویل مدتی امانتیں جمع کرنے پر راغب کیا جائے۔ بالخصوص طلبی واجبات (بشمول ایک سال سے کم عرصیت کے مدتی واجبات) 7.0 فیصد کے مطلوبہ نقد محفوظ کو راغب کرتے ہیں، ایک سال سے زائد عرصیت کے مدتی واجبات کو مطلوبہ نقد محفوظ سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ اس حالیہ ردوبدل کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ طویل مدتی اثاثوں کو تسکات میں تبدیل کرالیں، اس نے اس مقصد کے لیے تفصیلی رہنما ہدایات بھی جاری کیں۔ تاہم یہ سرگرمی ابھی شروع نہیں ہوئی ہے۔ اثاثوں کو تسکات میں بدلنے کا کوئی بانڈ کسی بینک نے جاری نہیں کیا ہے۔ قرض کے خطرے کو منتقل کرنے والے طریقے نہ اپنانے کا بنیادی سبب یہ ہے

کہ شعبہ بینکاری سیالیت کی اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہا ہے جو بڑھتی ہوئی اقتصادی سرگرمیوں اور بیرون ملک سے ترسیلات زر کی اب تک کی سب سے بھاری آمد کی وجہ سے اسے حاصل ہے اور اسی لیے اس نے اپنے طویل مدتی اثاثے فروخت کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

6.5.2 مربوط نگرانی

پورے مالی شعبے (بینک اور غیر بینکی مالی ادارے) میں انضمام اور تحویل کی بڑھتی ہوئی لہر نے نا صرف بینکوں کے لیے تنوع کی راہ ہموار کی ہے بلکہ اس سے شعبہ بینکاری کے ملکیتی ڈھانچے میں بھی تبدیلی آئی ہے جس سے شعبہ بینکاری کے انتظام خطرہ اور استحکام پر گہرے اثرات پڑ سکتے ہیں۔ مالی اداروں (بینک اور غیر بینک) میں اور مختلف شعبوں (مالی اور کارپوریٹ شعبے) میں ملی حلی ملکیت کی وجہ سے بڑھتے ہوئے باہمی انحصار کا بھی شعبہ بینکاری کے رسک پروفائل پر گہرا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس رجحان کی ایک مثال بڑے مالی اداروں کی ملکیت کا ڈھانچہ ہے جس میں مثال کے طور پر کارپوریٹ صنعت کار حضرات بینک، بیمہ ادارے اور ایشیا ساز ادارے اپنی کاروباری سلطنت کے مختلف اجزا کے طور پر رکھتے اور چلاتے ہیں۔ چونکہ بینکوں کے غیر ملکی ملکیت میں جانے کا رجحان بڑھا ہوا ہے (تفصیل کے لیے دیکھئے اس رپورٹ کے پہلے جزو میں باب ”مالی شعبے کی یکجائی“) اس لیے بنیادی نگرانی اور میزبان نگرانی کے مسائل کے سبب خطرات مزید شدت اختیار کر جاتے ہیں۔ مالی شعبے کی آزاد کاری کا جاری عمل بینک سرگرمیوں کی پیچیدگیوں پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔

اسٹیٹ بینک شعبہ بینکاری کا ضابطہ ساز اور نگرانی ادارہ ہے چنانچہ وہ سیکورٹیز ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے ساتھ مستقل تبادلہ خیال کرتا رہتا ہے تاکہ دونوں ضابطہ ساز اداروں میں قریبی رابطہ رہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے بنیادی اور میزبان ضابطہ سازی اور نگرانی کے مسائل نمٹانے کے لیے 15 بینکوں اور نگرانی اداروں کے ساتھ مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے ہیں۔

6.5.3 سرگرمیوں کے حوالے سے خطرات

شعبہ بینکاری میں تیز رفتار نمو اور حالیہ برسوں میں بینک سرگرمیوں کے بڑھتے ہوئے باہمی انحصار اور پیچیدگیوں نے اس صنعت میں عملی خطرے کے واقعات میں اضافہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ عملی خطرات کی ایک بالکل نئی قسم بھی سامنے آئی ہے جس کا تعلق بینکوں کی طرف سے اپنی کاروباری صلاحیتوں کو مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ اطلاعی ٹیکنالوجی اپنانے اور بینک سرگرمیوں کو دور دراز علاقوں تک پہنچانے کے عمل سے ہے۔ اس لیے اسٹیٹ بینک شعبہ بینکاری کے کنٹرول کے اندرونی نظاموں کی بہتری کے لیے فعالیت کے ساتھ کوشاں ہے۔ ”اندرونی کنٹرول“ کے بارے میں تفصیلی رہنما ہدایات کے اجراء کا مقصد بھی یہی تھا کہ بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کو ان کی سرگرمیوں اور انتظام خطرہ جات کی پالیسیوں کی قدر پیمائی میں مدد دی جائے۔ ان رہنما ہدایات میں اندرونی کنٹرول کے اصولوں، کنٹرول کی انتظام کاری کے اجزاء، اندرونی کنٹرولز کے نفاذ اور اندرونی کنٹرول کی قدر پیمائی کے بارے میں ہدایات شامل تھیں۔ آئی ٹی سیکورٹی کے لیے رہنما ہدایات اور ”سرگرمیوں کے تسلسل کا منصوبہ“ کا اجراء بھی انتظام عملی خطرہ جات میں معاون چند اقدامات ہیں۔

بازل سرمایہ معاہدہ دوم (بازل دوم) کے عمل درآمد سے توقع ہے کہ یہ انتظام عملی خطرہ جات میں مدد دے گا کیونکہ اس فریم ورک میں عملی سرگرمیوں کے خطرات کے لیے سرمائے کی ضرورت کو واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ بنیادی اظہار یوں کے تحت عملی خطرے کے لیے سرمائے کی ضرورت کسی بینک کی تین سال کے دوران سالانہ خام اوسط آمدنی کا ایک مستقل فیصد ہے۔ مقررہ معیار کے تحت بینک کی کاروباری سرگرمیوں کی آٹھ مختلف اقسام ہیں اور ہر ایک سرگرمی کے لیے سرمایہ ضرورت اس سرگرمی سے ہونے والی خام آمدنی کا ایک مستقل فیصد ہے جو 12 سے 18 فیصد تک ہوتا ہے۔ اس تناظر میں بازل دوم کا نفاذ عملی خطرے کے بہتر انتظام میں مدد دے گا۔

مذکورہ بالا پالیسی اقدامات عملی خطروں کو کنٹرول کرنے کے لیے اہم ہیں تاہم ان پالیسیوں کا مؤثر نفاذ درست اعداد و شمار کی دستیابی پر منحصر ہے۔ عملی خطروں کی پیمائش کے لیے درست، متعلقہ اور بروقت اعداد و شمار تک رسائی کو یقینی بنانا ہی پاکستان میں شعبہ بینکاری کے لیے حقیقی چیلنج ہے۔

6.5.4 مالی مصنوعات: ماخوذیات کا کاروبار

شعبہ بینکاری میں ایک قابل ذکر تبدیلی گزشتہ تین برس سے مالی ماخوذیات کا ظہور پذیر ہونا ہے۔ یہ مالی ماخوذیات⁹ بنیادی طور پر بعض مالی اور بازاری بالخصوص شرح مبادلہ اور شرح سود کے خطرات کی حد بندی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ سال 2003ء میں مالی ماخوذیات کے آغاز ہی سے ان کا حجم نمایاں طور پر بڑھتا رہا اور اختتام مارچ 2007ء تک یہ 337.8 ارب روپے تک پہنچ گیا (جدول 6.6)۔

جدول 6.6: غیر معمولی ماخوذیات میں لین دین			
31 مارچ کو ارب روپے میں			
2007ء	2006ء	2005ء	
74.3	17.9	6.0	زرمبادلہ آپشن
162.3	97.7	8.8	تبدل شرح سود
-	-	-	فارورڈ ریٹ معاہدے
101.1	-	-	بین کرنسی تبدل
337.7	115.5	14.5	کل حجم

ماخذ: شعبہ بینکاری نگرانی، اسٹیٹ بینک

منڈی کی تبدیل ہوتی حرکیات کے پیش نظر اور او ٹی سی مالی ماخوذیات (Over the Counter Financial Derivatives) کی تشکیل کو آگے بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے مالی ماخوذیات¹⁰ کے لیے تفصیلی ضوابط

2004ء میں جاری کیے۔ ان ضوابط کے تحت بینکوں ترقیاتی مالیاتی اداروں پر ماخوذیات کے منظور شدہ ڈیلرز (ADD) یا Non-Market Maker Institutions (این ایم آئی) کی حیثیت کا حصول مالی ماخوذیات سے متعلق کاروبار شروع کرنے سے پہلے لازمی ہے، جس کا انحصار اہلیت کے معیار میں بتائی گئی مہارت کی سطح پر ہے۔ اس وقت 5 اداروں نے ماخوذیات کے منظور شدہ ڈیلر کی حیثیت حاصل کر لی ہے، 2005ء میں ان کی تعداد 3 تھی۔ تاہم این ایم آئی کی حیثیت کے حصول کے لیے اب تک کسی مالی ادارے نے درخواست نہیں دی۔

⁹ مالی ماخوذیات مالی معاہدے کی ایک قسم ہے جس کی قدر ایک یا زائد بنیادی اثاثوں یا اشاریوں کے حوالے کے ذریعے معلوم کی جاتی ہے۔

¹⁰ بحوالہ بی ایس ڈی گشتی مراسلہ نمبر 17، مالی ماخوذیات کے کاروبار کے ضوابط، 26 نومبر 2004ء

مالی ماخوذیات بزنس ضوابط (ایف ڈی بی آر) کے تحت منظور شدہ ادارے تین قسم کا لین دین کر سکتے ہیں جن میں تبدل شرح سود¹¹، زرمبادلہ آپشنز¹² اور فارورڈ ریٹ معاہدے¹³ شامل ہیں۔ دیگر تمام اقسام کی لین دین کے لیے اسٹیٹ بینک کی پیشگی اجازت اب بھی ضروری ہے۔ اسٹیٹ بینک کی طرف سے ایک بارگی منظوری کے جواب میں بین کرنسی تبادلے (سی سی ایس) کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ ماخوذیات کے لین دین کا حجم گزشتہ تین سال کے دوران تیزی سے اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ لین دین کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ آئی آر ایس کا حصہ 48.1 فیصد ہے اور یہ اوٹی سی منڈی پر حاوی ہے، اس کے بعد سی ایس ایس کی باری ہے جس کا فیصد 29.9 ہے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ ایف آر اے میں کوئی نمایاں سرگرمی نہیں ہوئی۔

اسٹیٹ بینک اداروں کے لیے اہلیت کا معیار مقرر کرنے کے ذریعے خود کار ماخوذیات کے ان لین دین سے بحیثیت مجموعی منسلک خطرات کا محتاط انتظام یقینی بناتا ہے، تاہم مالی ماخوذیات کا روبرو تاحال ابتدائی مراحل میں ہے۔ ماخوذیات منڈی کی ترقی میں رکاوٹ بننے والے بڑے عوامل این ایم آئی کی غیر موجودگی، اے ڈی ڈی اداروں کی محدود تعداد، مخصوص نشانہ اور منڈی کے قابل بھروسہ کوائف کی عدم دستیابی ہیں۔

6.6 حاصل

مقداری اور معیاری دونوں اظہاریوں کے تجزیے سے 2006ء بھی شعبہ بینکاری کی مستحکم مالی کارکردگی کا ایک اور سال ثابت ہوتا ہے۔ سال کے دوران مالی اظہاریوں میں ناصرف بہتری آئی بلکہ فرضی لیکن عین ممکن دھچکے برداشت کرنے کی شعبہ بینکاری کی صلاحیت بھی بہتر ہوئی۔ ایک اور مثبت تبدیلی یہ ہے کہ اکثر بینکوں نے مستحکم کارکردگی پیش کی۔

2007ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک شعبہ بینکاری کا مجموعی حجم 50 کھرب روپے تک ہو چکا ہے تاہم مجموعی قرض میں صرف تین برس میں دگنے سے زائد اضافہ ضرورت سے زیادہ سمجھا جا رہا ہے۔ اس زبردست پھیلاؤ میں مختلف شعبوں میں تنوع بھی کارفرما ہے کیونکہ بینکوں نے نسبتاً نئے شعبوں مثلاً رہن مالکاری، اجارہ مالکاری، منصوبہ جاتی مالکاری (غیر بینکی مالی اداروں کے روایتی کام) میں قدم رکھا ہے، تاہم قرض گاری کا یہ جارحانہ رجحان شعبہ بینکاری کے اثاثوں کے معیار پر گہرے اثرات ڈال سکتا ہے۔

انضمام اور تھویل کا موجودہ سلسلہ اگرچہ شعبہ بینکاری کی یکجائی کے عمل میں معاون ہے، اس کے نتیجے میں ملکیت کا بننے والا ڈھانچہ ضابطہ سازوں اور نگرانوں کے لیے نیا چیلنج بن کر سامنے آ رہا ہے۔ بالخصوص ملی جلی ملکیت جس میں بینک غیر بینکی ذیلی مالی اداروں اور متعلقہ کمپنیوں کے مالک ہوتے ہیں اور صنعتی اور وسیع بروکرنگ کمپنیوں وغیرہ کی مالک ہو جاتی ہیں، سے مالی شعبے کی پیچیدگیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اسی طرح شعبہ بینکاری کی ملکیت میں دوسرے ملکوں کی شرکت سے مرکزی ملک اور میزبان ملک کے لیے ضابطہ سازی اور نگرانی کے مسائل اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ ایسے ماحول میں مؤثر نگرانی کے لیے نگرانی کا ایک مستحکم اور مربوط طریقہ کار اور دیگر نگران / ضابطہ ساز اداروں کے ساتھ قریبی رابطہ لازمی ہے۔

ان میں سے کوئی بھی مسئلہ خوش قسمتی سے، موجودہ ماحول میں شعبہ بینکاری کے استحکام کے لیے نمایاں خطرہ بننا دکھائی نہیں دے رہا۔ مستقبل میں شعبہ بینکاری کے مزید استحکام کے لیے قرضوں کی نمونہ میں کمی، بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کی قریبی نگرانی، اور اندرونی کنٹرول اور انتظام خطرہ جات پر زیادہ توجہ دینا لازمی ہے۔ بازل دوم پر جاری عمل درآمد، کم از کم مطلوبہ ادا شدہ سرمائے میں اضافہ اور انضمام اور تھویل کا سلسلہ شعبہ بینکاری کے استحکام میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

¹¹ تبدل شرح سود میں کسی ایک فریق کی سودی اقساط کو کسی دوسرے فریق کی سودی اقساط سے بدل لیا جاتا ہے۔ زیادہ تر یہ تبادلے کارپوریٹ شعبہ استعمال کرتا ہے تاکہ شرح سود کی تبدیلیوں کے خطرے سے خود کو محفوظ کر سکے۔

¹² زرمبادلہ آپشن (جسے کرنسی آپشن بھی کہا جاتا ہے) میں مالک کو یہ اختیار (تاہم ذمہ داری نہیں) حاصل ہوتا ہے کہ وہ ایک طے شدہ شرح مبادلہ اور مخصوص تاریخ پر کسی ایک کرنسی (مثلاً پاکستانی روپے) کو کسی اور کرنسی (مثلاً امریکی ڈالر) میں تبدیل کر سکتا ہے۔ زرمبادلہ آپشن شرح مبادلہ کے خطرات کم کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر استعمال کیے جاتے ہیں۔

¹³ فارورڈ ریٹ معاہدوں میں ایک فریق عموماً مقررہ سود ادا کرتا ہے اور اسے بنیادی شرح (جسے شرح حوالہ بھی کہتے ہیں) کے مساوی رواں شرح ملتی ہے۔ ایف آر اے شرح سود کے خطرات کو کم یا ختم کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

